بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال کا جواب

آیا صوفیا میں نماز کی واپسی اور خلافت کی واپسی کے لیے آوزیں بلند ہونا!

سوال:

ہمیں معلوم ہے کہ محمد الفاتحؒ نے جب قسطنطنیہ کو فتح کیا تو آیا صوفیا(Hagia Sophia) کے کلیسا کو مسجد بنایا۔۔۔ یہ بھی جانتے ہیں کہ مصطفی کمال اتاترک لعنۃ اللہ نے آیا صوفیا کی مسجد کو عجائب گھر بنادیا۔۔۔ سنہ 2013 میں اردوگان نے مسلمانوں کی جانب سے آیا صوفیا کو دوبارہ مسجد بنانے کے مطالبے کو مسترد کر دیا۔۔۔ پھر اس سال اردوگان کے حکم سے ترک سپریم کورٹ نے آیا صوفیا کو دوبارہ مسجد بنانے کا فیصلہ صادر کیا۔۔۔ پھر 24 جولائی 2020 کو یہاں جمعہ کی نماز ادا کی گئی، اس کی دیواروں پر موجود تصاویر کو صرف نماز کے وقت ڈھانپا جائے گا۔ کیا اس طریقہ کار سے نماز کی ادائیگی درست ہو گی؟ دوسری بات یہ ہے کہ یہ تصاویر کہاں سے آئیں، آیا صوفیا تو 500 سال سے صاف ستھری مسجد رہی ہے؟! محمد الفاتح کی جانب سے آیا صوفیا کو فتح کرنے کے حکم شرعی کے حوالے سے بھی ہمارے ذہنوں میں کچھ الجھن ہے۔ ہم امید کرتے ہیں اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ مفتوحہ علاقوں میں کفار کی عبادت خانوں کا شرعی حکم بیان کریں گے تا کہ ہمارے دل مطمئن ہوں، آپ کا شکریہ اور مہربانی۔

جواب:

ان سوالوں کے جواب کی وضاحت کے لیے ہم متعلقہ امور کو زیر بحث لائیں اور ساتھ ہی اس کا شرعی حکم بیان کریں گے۔ اللہ کی توفیق سے ہم کہتے ہیں کہ:

اول: اس سے قبل 7 جمادی الاول 1441 ہجری کو ہم نے 1453ء بمطابق 857 ہجری میں قسطنطینیہ کی فتح کی یاد کی مناسبت سے اپنے بیان میں یہ بات کی تھی:

(۔۔۔ محمد الفاتح نے 26 ربیع الاول کو قسطنطنیہ پر حملہ اور اس کا محاصرہ شروع کیا، پھر 20 جمادی الاول 857 ہجری منگل کی صبح کو اسے فتح کیا، یعنی تقریباً دو مہینے محاصرہ جاری رہا۔ جس وقت محمد الفاتح فاتح کے طور پر شہر میں داخل ہوئے تو وہ گھوڑے سے اترے اور اس کامیابی اور فتح پر سجدہ شکر ادا کیا، پھر "آیا صوفیا" کے کلیسے کا رخ کیا جہاں بزنطینی قوم اور ان کے راہب جمع تھے، ان سب کو امان دی، اس کے بعد "آیا صوفیا" کلیسا کو مسجد میں تبدیل کرنے کا حکم دیا، اس کے بعد جلیل القدر صحابی ابو ایوب انصاریؓ کی قبر کے احاطے کو مسجد بنانے کا حکم دیا جو قسطنطنیہ کی فتح کی پہلی مہم میں شریک تھے۔۔۔ محمد الفاتح، جن کو اس فتح کے بعد ہی فاتح کا لقب دیا گیا، نے سابقہ دارالحکومت ادرنہ کی جگہ قسطنطنیہ کو اپنا دارالحکومت قرار دے کر اس شہر کا نام تبدیل کر کے اس کو "اسلام بول" اسلام کا شہر یا "دار الاسلام" کا نام دیا جو بعد میں "استنبول" کے نام سے مشہور ہوا۔ شہر میں داخل ہونے کے بعد آیا صوفیا کا رخ کیا اور وہاں نماز ادا کی اور اللہ کے فضل و مہربانی سے یہ مسجد بن گئی۔۔۔

یوں رسول اللہ ﷺ کی وہ بشارت درست ثابت ہوئی جس کا ذکر عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کی حدیث میں ہے کہ: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ کر لکھ رہے تھے، آپ سے سوال کیا گیا کہ قسطنطنیہ اور روم میں سے کونسا شہر پہلے فتح ہو گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **«مَدِينَةُ هِرَقْلَ تُفْتَحُ أَوَّلاً، يَعْنِي قُسْطَنْطِينِيَّةَ»** **"ہرقل کا شہر پہلے فتح ہو گا یعنی قسطنطنیہ"**۔ اس کو احمد نے اپنے مسند میں اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ " شیخین کی شرط پر صحیح حدیث ہے مگر انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی، ذھبی نے تلخیص میں اس پر یہ کہہ کر تبصرہ کیا ہے کہ" مسلم اور بخاری کی شرط پر"، اسی طرح عبد اللہ بن بشر الخثعمی نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ، **«لَتُفْتَحَنَّ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ فَلَنِعْمَ الأَمِيرُ أَمِيرُهَا وَلَنِعْمَ الْجَيْشُ ذَلِكَ الْجَيْشُ»** **"تم ضرور قسطنطنیہ کو فتح کرو گے وہ امیر کیا ہی بہترین امیر ہو گا اور وہ فوج کیا ہی بہترین فوج ہو گی"**۔ راوی کہتا ہے کہ مسلمہ بن عبد الملک نے مجھے بلا کر اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو میں نے اسے یہ حدیث سنائی اور اس نے پھر قسطنطنیہ پر حملہ کر دیا، اسے احمد نے روایت کیا ہے۔ مجمع الزوائد میں اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے "اس کو احمد، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی قابل اعتماد ہیں"۔۔۔ یوں یہ فتح اُس نوجوان کے ہاتھوں ہوئی جس کی عمر 21 سال سے زیادہ نہیں تھی مگر ان کی بچپن سے زبردست تیاری و تربیت ہوئی تھی، ان کے والد سلطان مراد دوئم نے ان پر بھرپور توجہ مرکوز کی تھی، انہوں نے سلطان محمد کو اُس زمانے کے بڑے اساتذہ سے تربیت دلائی۔۔۔ جن میں سے "آق شمس الدین سنقر" بھی شامل تھے جنھوں نے سب سے پہلے بچپن سے ہی قسطنطنیہ کی فتح کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو ان کے ذہن میں بٹھایا۔ اسی لیے یہ نوجوان بڑا ہو رہا تھا تو اس فتح کے حصول کی آرزو کے ساتھ کہ یہ اس کے ہاتھوں ہو۔۔۔ اللہ نے اس پر اپنا فضل و احسان کیا، آپؒ کے حق میں رسول اللہ ﷺ کی تعریف درست ثابت ہوئی اور آپ ہی فاتح قائد بن گئے۔۔۔)۔

دوسرا: اُس وقت سے ہی آیا صوفیا عظیم اسلامی مسجد ہے جس کا مسلمانوں کے ہاں بلند مقام ہے۔ محمد الفاتح اور ان کے زمانے کے ماہرین فن نے اس کی دیواروں پر غیر اسلامی تصاویر کو مٹا دیا، اور جن تصاویر کو مٹانا مشکل تھا انہیں رنگ یا کسی اور چیز سے دھندلا کر دیا۔ تب سے یہ ایک پاک صاف مسجد بن گئی جہاں مسلمان نماز ادا کرنے اور اس کامیابی اور فتح مبین پر اللہ کا شکر ادا کرنے لگے۔۔۔ یہ سلسلہ اسی طرح جاری وساری تھا یہاں تک کہ عہد ساز مجرم مصطفی کمال اتاترک نے 24 نومبر 1934 کو اپنے ایک منحوس فیصلے کے ذریعے اس کو عجائب گھر بنا دیا۔۔ اس سے قبل 1930 میں ہی ملعون نے مسجد کو بند کر دیا تھا[1930 سے 1935 تک آیا صوفیا کو نمازیوں کے لیے مرمت کا بہانہ بنا کر بند کر دیا گیا جو جمہوریہ ترکی کے بانی اتاترک ملعون کے حکم سے ہوا تھا۔ مرمت کے دوران اس میں مختلف تبدیلیاں کی گئیں۔۔۔ اس کے بعد 11 اپریل 1934 کو پارلیمنٹ کی قرار داد کے ذریعے اسے مسجد سے عجائب گھر بنایا گیا۔(اناتولیہ نیوز ایجنسی 11/7/2020 aa.com.tr/ar/190)]

یعنی اتنے عرصے مسجد کو بند رکھا گیا اس لیے یہ بعید از امکان نہیں کہ اس دوران مغرب سے کسی کو بلا کر اس کی دیواروں میں یہ نقش ونگار اور تصاویر بنائی گئیں اور پھر 1935 میں مذکورہ فیصلے کے ذریعے اس مسجد کو عجائب گھر میں تبدیل کرنے کا اعلان کیا گیا جس کا مقصد لوگوں کو یہ باور کرانا تھا کہ یہاں نصرانی آثار اور تصاویر ہیں۔۔۔! اس سے قبل مصطفی کمال 1342 ہجری بمطابق 1924 عیسوی میں خلافت کو منہدم کرنے کا جرمِ عظیم انجام دے چکا تھا۔ کمال نے خلافت کی بحالی کی دعوت کے خلاف وحشیانہ جنگ شروع کی، اسی طرح آیا صوفیا مسجد کی بحالی کی دعوت کو وحشیانہ طریقے سے کچلا۔۔۔ اس کے باوجود مسلمانوں کی آیا صوفیا مسجد کی بحالی کے شوق میں کمی نہیں آئی۔ المدن ویب سائٹ نے 26 مارچ 2019 کو رپورٹ شائع کی کہ [ترکوں کی بڑی تعداد آج بھی آیا صوفیا مسجد کی بحالی کی راہ دیکھ رہی ہے۔(27 مئی 2012 کو محمد الفاتح کی جانب سے قسطنطنیہ فتح کرنے کے 559 ویں سالگرہ کے موقع پر ہزاروں مسلمانوں نے آیا صوفیا میں نماز پر پابندی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اس کے سامنے میدان میں نماز ادا کی، اس دفعہ احتجاج کرنے والے نعرے لگا رہے تھے "بیڑیاں توڑ دو۔۔۔ آیا صوفیا کو کھول دو۔۔۔ اسیر مسجد کو آزاد کرو")احتجاج کرنے والوں کے عزائم بلند تھے مگر وزیر اعظم اردوگان نے 2013 میں احتجاج کرنے والے والوں کو جواب دیتے ہوئے کہا وہ کبھی آیا صوفیا کو دوبارہ مسجد بنانے پر غور نہیں کرے گا۔۔۔ المدن ویب سائٹ)]۔

تیسرا: اردوگان کا نقطہ نظر 31 مارچ 2019 کو ترکی میں ہونے والے بلدیاتی انتخابات کی مہم کے دوران بدل گیا، جب اس نے اپنی گرتی ہوئی مقبولیت کا مشاہدہ کیا اور بھانپ لیا کہ خطرے کی گھنٹی بج چکی ہے اور اپنی مقبولیت میں اضافے کے لیے آیا صوفیا کو دوبارہ مسجد بنانے سے پارلیمانی انتخابات میں زیادہ ووٹ ملیں گے اس لیے انتخابی مہم کے عروج پر:[صدر اردوگان نے جمعہ کے دن کہا کہ ہفتے کے دن کے انتخابات کے بعد استنبول کا "آیا صوفیا" عجائب گھر سے دوبارہ مسجد میں تبدیل ہونا چاہیے۔ اگلے دن ہفتے کو ترکی میں بلدیاتی انتخابات تھے؛ 2014 کی طرح "جسٹس اینڈ ڈیویلپمنٹ پارٹی" انتخابات جیت رہی ہے۔۔۔ الجزیرہ نیٹ 30 مارچ 2019]۔ جبکہ مسلمان یہ جانتے ہیں کہ آیا صوفیا کا دوبارہ مسجد بننا اسلام سے، اسلامی ریاست سے، خلافت سے مربوط ہے۔ آیا صوفیا خلافت کی نمایاں مسجد تھی، یہ کامیابی اور فتح مبین کی نشانی تھی، صادق اور امین رسول ﷺ کی بشارت کے پورا ہونے کی نشانی تھی۔۔۔ سچے مومن یہی چاہتے ہیں: یہ خلافت کے سائے تلے آئے، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے سائے تلے آئے، نہ کہ لبرل اور من گھڑت نظام کے سائے تلے رہے! یہی وجہ ہے کہ اردوگان کی پارلیمانی انتخابی مہم سے آیا صوفیا دوبارہ مسجد نہیں بنی، اسی لیے وہ استنبول اور انقرہ جیسے اسلام کے دو عظیم شہروں میں ہار گیا، وہ بھی کس کے مقابلے میں؟ نیشنل پارٹی کے مقابلے میں، جو کہ مصطفی کمال کی باقیات ہیں جس نے آیا صوفیا مسجد کو عجائب گھر بنایا تھا!! لوگ ان پارٹیوں کے درمیان فرق نہیں کرتے کیونکہ ان میں سے کوئی بھی آیا صوفیا کو خلافت کے سائے تلے لانا نہیں چاہتی!

چوتھا: اردوگان یہ نہیں سمجھ سکا کہ آیا صوفیا مسجد کا بحال ہونا خلافت کے بحال ہوئے بغیر بار آور ثابت نہیں ہوگا اور نہ ہی خلافت کے بغیر اس کو خاطر خواہ مقبولیت حاصل ہوگی۔ اس نے اگرچہ انتخابات کے نتائج میں اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا مگر وہ اسی راہ پر گامزن رہا! اسی طرح اس کے حکم اور رغبت سے ترک سپریم کورٹ نے 10 جولائی 2020ء کو استنبول کی آیا صوفیا مسجد کو دوبارہ عجائب گھر سے مسجد بنانے کا فیصلہ صادر کیا مگر اس کے خلافت کی دوبارہ واپسی سے منسلک ہونے کا کوئی ذکر نہیں کیا، اور پھر 24 جولائی 2020 کو لبرل نظام اور خودساختہ قوانین کی موجودگی میں ہی آیا صوفیا میں نماز جمعہ ادا کی گئی!! نماز کی ادائیگی نے مسلمانوں کی خلافت کی واپسی اور آیا صوفیا کے دوبارہ مسجد بننے کے شوق کو واضح کیا جیسا کہ وہ 500 سال تک مسجد رہی تھی، پس مسلمان بہت خوش تھے جیسا کہ خطیب علی ارباش، جو کہ ترکی کے مذہبی امور کے وزیر بھی ہیں، نے 90 سال بعد آیا صوفیا میں نماز کی بحالی پر کہا:[اس تاریخی دن یہاں جمع ہونے پر ہم اپنے رب عزوجل کا بہت حمد وثنا کرتے ہیں اور درود وسلام بھیجتے ہیں رسول اکرم ﷺ پر جنہوں نے ہمیں خوشخبری دی تھی کہ، **«لَتُفْتَحَنَّ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ؛ فَلَنِعْمَ الْأَمِيرُ أَمِيرُهَا، وَلَنِعْمَ الْجَيْشُ ذَلِكَ الْجَيْشُ»... "تم ضرور قسطنطنیہ فتح کروگے، کیا بہترین امیر ہوگا وہ امیر اور کیا بہترین فوج ہوگی وہ فوج"**۔۔۔ اور سلام ہو ان صحابہ کرامؓ پر جو اس بشارت کا حق دار بننے کے لیے اللہ کی راہ میں نکلے اور ان کے پیشرو ابو ایوب انصاریؓ جنہیں استنبول شہر کا معنوی بانی سمجھا جاتا ہے، ان کی راہ پر چلنے والے تمام لوگوں پر اللہ کی رحمت ہو، ہمارے شہداء پر، ہمارے جنگجوؤں پر، جنہوں نے اناطولیہ کو ہمارا وطن بنایا اور اس کا دفاع کیا جہاں ہم امن سے رہ رہے ہیں۔

سلامتی ہو "آق شمس الدین" پر جو کہ صاحب علم اور حکمت تھے جنھوں نے محمد الفاتح کے دل پر فتح کی محبت کو نقش کیا، جنھوں نے یکم جون 1453 کو مسجد آیا صوفیا میں پہلی نماز کی امامت کی اور سلام ہو اس ذہین نوجوان سلطان محمد خان فاتح پر۔۔۔ جو اللہ کے فضل اور مہربانی سے استنبول کو فتح کرنے میں کامیاب ہوا۔۔۔ سلام ہو بڑے ماہر فن معمار سنان پاشا پر جس نے آیا صوفیا کے میناروں کو مزین کیا۔۔۔

یقیناً آیا صوفیا فتح کی نشانی اور فاتح کی امانت ہے۔ سلطان محمد خان الفاتح نے اسے وقف کیا، اسے مسجد بنا کر تا قیامت وقف قرار دیا، اپنے عہد میں ہی اسے مومنوں کے لیے چھوڑ دیا، ہمارے عقیدے کے مطابق وقف املاک پر دست درازی جائز نہیں، اس وقت وقف کرنے والے کی شرط ہی درست ہے جس نے اپنی ملکیت کو وقف کیا تھا، اس میں دست درازی کرنے والے پر لعنت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آیا صوفیا اس وقت سے آج تک نہ صرف ہمارے ملک کی مقدس امانت ہے بلکہ یہ امت محمد ﷺ کی مقدس امانت ہے۔۔۔ aa.com.tr/ar/192 24/7/2020 اناتولیہ استنبول)۔]

پانچواں: مسلمانوں کے اندر اسلام ایک بار پھر انگڑائیاں لینے لگا خاص کر جب انہوں نے قسطنطنیہ کی فتح کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی بشارت کے بارے میں سنا، اسی چیز نے آیا صوفیا کو مسجد بنایا اور استنبول اور اس کی مسجد 500 سال تک خلافتِ عثمانیہ کا مرکز بنے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے اندر خلافت کے متعلق جذبات میں حرکت پیدا ہو گئی، بلکہ بعض ذرائع ابلاغ نے اعلانات کیے جیسا کہ میگزین "جیر شیک حیاۃ- حقیقی زندگی" میں آیا، شرق الاوسط نے منگل 7 ذوالحجہ 1441 ہجری بمطابق 28 جولائی 2020 کو ذکر کیا کہ:[اس دوران جیر شیک حیاۃ - حقیقی زندگی میگزین Gerçek Hayat (Real Life) Magazine نے پرسوں اپنے نئے شمارے کے سرورق پر براہ راست ترکی میں خلافت کے دوبارہ قیام کے اعلان کی دعوت دی۔ میگزین نے اپنے سرورق پر عربی میں یہ عبارت شائع کی "اب نہیں تو کب؟"]۔ اردوگان کو اس دعوت کا مثبت جواب دینا چاہیے تھا مگر اس کی پارٹی کے ترجمان اس کے خلاف بیان دیا:[انقرہ (ترک زمان اخبار)- ترکی کی حکمران جماعت جسٹس اینڈ ڈیولپمنٹ پارٹی کے ترجمان نے آیا صوفیا مسجد کے افتتاح کے بعد خلافت کے قیام کے اعلان کی دعوت کو مسترد کیا۔ جبکہ میگزین جیر شیک حیات- حقیقی زندگی نے اپنے شمارے کے سرورق پر خلافت اسلامیہ کی احیاء کی دعوت دی تھی۔ شالیک نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ترکی ایک قانونی جمہوری لبرل اور اجتماعی ریاست ہے، ترکی میں سیاسی نظام کو تبدیل کرنے کی باتیں غلط ہیں۔۔۔ پھر کہا "میں آزادی کی جنگ کے قائد اور جمہوریہ ترکی کے بانی اور پہلے صدر مصطفی 'کمال اتاترک اور اسی طرح جنگِ آزادی کے تمام قائدین کو سلام پیش کرتا ہوں۔ ہم اپنے ماہر صدر کی قیادت میں اپنی عوام کی خواہشات کے مطابق محفوظ اور راسخ اقدامات کرتے رہیں گے۔ ہماری دعائیں اپنی عوام کے ساتھ ہیں اور ہمارا ہدف متحد ملک ہے، جمہوریہ ترکی زندہ باد۔۔۔ "(زمان ترکی اخبار 27/7/2020)]۔ یوں حکمران جماعت کے ترجمان نے یہ انکشاف کیا کہ معاملہ اللہ کے لیے نہیں بلکہ فانی دنیا کے مفادات کے لیے ہے!

اس طرح معاملات کو سرانجام نہیں دیا جاتا اے جمہوریہ ترکی کے صدر! اگرچہ ہر مسلمان آیا صوفیا کے دوبارہ مسجد بننے پر خوش ہے مگر ہر سچا مسلمان اس کو محمد الفاتح کی طرح کامیابی اور فتح مبین کی علامت بنانا چاہتا ہے، خلافتِ عثمانیہ کی تاریخ روشن چنگاری ہے، جو کہ اسلامی خلافت تھی۔ ہر سچا مسلمان رسول اللہ ﷺ کی بشارت کو حقیقت کا روپ دینا چاہتا ہے کہ اس مسجد پر اسی طرح اسلامی پرچم لہرائے جس طرح 500 سال تک خلافت کا پرچم لہراتا رہا، نہ کہ آیا صوفیا مسجد کی بحالی بلدیاتی یا پارلیمانی انتخابات میں کامیابی جیسے فانی دنیاوی مفاد کے لیے ہو! جس پر اسی طرح لبرل ازم اور خود ساختہ قوانین کا پرچم لہراتا رہے جس سے مسلمانوں کے مفادات کی بجائے کافر استعماریوں کے مفادات کی حفاظت ہو!

چھٹا: جہاں تک اس بات کا تعلق ہے جو سوال کے آخر میں آیا ہے "محمد الفاتح کی جانب سے آیا صوفیا کو فتح کرتے وقت اس کے حکم شرعی کے حوالے سے ہمارے ذہنوں میں کچھ الجھن ہے، جس کی ہم امید کرتے ہیں اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ مفتوحہ علاقوں میں کفار کے عبادات خانوں کے شرعی حکم کے حوالے سے وضاحت کریں، تاکہ جواب سے ہمارے دل مطمئن ہوں۔۔۔"

میرے بھائی شرعی حکم کے حوالے سے الجھن درست نہیں، خواہ اس کے بعض فروع کے حوالے سے مسلمان فقہاء کے ہاں مختلف آراء بھی ہوں وہ ان کے نزدیک راجح شرعی دلائل کی بنیاد پر ہے جن سے استدلال ان کے نزدیک درست ہے، اس لیے اس میں کوئی الجھن نہیں۔۔۔
یہ مسئلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں بلکہ فقہاء نے پہلے ہی اس پر بحث کی ہوئی ہے ان پر غور کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے:

مفتوحہ علاقے مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک قسم کے تحت آتے ہیں:

1۔ جس علاقے کا منصوبہ ہی مسلمانوں نے بنایا اور اس کو آباد کیا جیسے کوفہ، بصرہ اور واسط وغیرہ، ایسے شہر میں کلیسا یا بیعہ (یہودی عبادت گاہ) بنانا ہی جائز نہیں، جہاں تجارت۔۔۔ الخ کے لیے آنے والے ذمیوں کو شراب پینے، خنزیر رکھنے کی اجازت ہی نہیں دی جائے گی کیونکہ **یہ وہ دار الاسلام ہے جس کو آباد ہی مسلمانوں نے کیا ہے۔۔۔** اور ایسا رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے ہے کہ: **«لا تُبنَى بيعةٌ في الإسلام ولا يجدد ما خرب منها» "اسلام میں گرجا گھر نہیں بنایا جاسکتا اور نہ ہی**

جو ویران ہو چکا ہو اس کی تجدید نہیں کی جاسکتی ہے"۔ اس کو علاء الدین البرھان پوری (متوفی 975 ہجری) نے کنزل اعمال فی سنن الاقوال والافعال میں ابن عساکر سے ،انہوں نے عمر سے روایت کیا ہے، اسی طرح سیوطی نے اسے جامع الکبیر میں روایت کیا ہے، ابن عباس کے حوالے سے عکرمہ نے روایت کیا ہے کہ: **«أَيُّمَا مِصْرٍ مَصَّرَتْهُ الْعَرَبُ فَلَيْسَ لِلْعَجَمِ أَنْ يَبْنُوا فِيهِ بِنَاءً، أَوْ قَالَ: بِيعَةً» "جس جگہ کو عرب (مسلمان) آباد کریں تو عجمیوں (یعنی غیر مسلموں) کو وہاں کوئی عمارت بنانے کی اجازت نہیں، یا انہوں نے کہا کہ کوئی بیعہ (گرجا گھر) بنانے کی اجازت نہیں"**۔ اسے ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب 'مصنف' میں روایت کیا ہے۔

2۔ جس علاقے کو مسلمانوں نے صلح سے فتح کیا ہو وہاں کے صومعوں (مندروں) اور کلیساوں (گرجاگھروں) کا حکم وہی ہے جس پر صلح ہوئی ہو، بہتر یہ ہے کہ ان کے ساتھ ویسا ہی معاہدہ کیا جائے جیسا کہ خلیفہ راشد عمرؓ نے 15 ہجری بمطابق 638 عیسوی میں ایلیا (القدس) والوں کے ساتھ "عہد عمری" کے نام سے اس وقت کیا جب مسلمانوں نے اس کو فتح کیا۔

3۔ جس علاقے کو مسلمانوں نے بزور قوت فتح کیا ہو وہاں غیر مسلم کوئی بھی نئی چیز تعمیر نہیں کر سکتے کیونکہ یہ مسلمانوں کی ملکیت بن چکی ہے، فتح سے قبل جو موجود ہو اس کی دو صورتیں ہیں:

ایک یہ کہ مسلمانوں نے اس علاقے کو بزور قوت فتح کیا اور وہ مسلمانوں کی ملکیت بن گئی، یعنی دارالاسلام، اس لیے وہاں بیعہ یا کلیسا کا ہونا جائز نہیں یہ اس شہر کی طرح ہے جس کو مسلمانوں نے بسایا ہو۔

دوسرا یہ کہ ان کی عبادت گاہوں کو باقی رکھا جائے کیونکہ ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے کہ جس کو ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں روایت کیا ہے: **«أَيُّمَا مِصْرٍ مَصَّرَتْهُ الْعَجَمُ يَفْتَحُهُ اللَّهُ عَلَى الْعَرَبِ وَنَزَلُوا يَعْنِي عَلَى حُكْمِهِمْ فَلِلْعَجَمِ مَا فِي عَهْدِهِمْ...» "جس علاقے کو عجم (غیر مسلم) نے بسایا ہو اور پھر مسلمان اس کو فتح کریں، عجم کے ساتھ جو عہد ہوا اسی کی پابندی کی جائے گی۔۔۔"**۔

یوں جس علاقے کو مسلمان بزور قوت فتح کریں اس کے حوالے سے اختیار فاتح کا ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے مفادات اور مسلمانوں اور اہل ذمہ کے امور کی دیکھ بھال کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کرے۔۔۔ چونکہ قسطنطنیہ کا موضوع بزور قوت فتح کے باب میں داخل ہے اسی لیے مزید اطمینان کے لیے میں بعض فقہاء کے آراء نقل کرتا ہوں:

ا۔ محمد شربینی (متوفی 977 ہجری) کی کتاب "مغنی المحتاج الی معرفة الفاظ المنهاج" جو کہ نووی (متوفی 676 ہجری) کی منہاج الطالبین کے متن کی شرح ہے، میں آیا ہے کہ:

"ہم ایسے علاقے میں انہیں کلیسا بنانے سے روکیں گے جسے ہم نے آباد کیا یا اس کے باشندے اسلام قبول کر چکے، جس علاقے کو بزور قوت فتح کیا گیا ہو وہاں ان کو نئے عبادت خانے بنانے کی اجازت نہیں ہو گی، جو کلیسا پہلے سے موجود ہو، صحیح قول کے مطابق اس کو نہیں ڈھایا جائے گا۔ اسی طرح جو علاقہ اس شرط پر صلح سے فتح ہوا ہو کہ زمین ہماری ہے انہیں رہنے کی اجازت ہے ان کے کلیسا باقی رہیں گے یہ جائز ہے، اگر صلح مطلق (غیر مشروط) ہو تو صحیح قول کے مطابق ان کو نئے عبادت خانے بنانے سے روکا جائے۔ اگر ان کو (صلح کے معاہدے میں) اجازت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہو تو صحیح قول کے مطابق انہیں بنانے دیا جائے گا"۔

تشریح: (ہم ان کو روکیں گے) فرض ہے (نئے کلیسا بنانے سے)، راہبوں کے لیے بیعہ اور صومعہ بنانے سے، اور مجوسیوں کے لیے آتش کدہ بنانے سے (اس شہر میں جس کو ہم مسلمانوں نے بسایا ہو)۔۔۔ (یا) اس (شہر میں جس کے رہنے والوں نے اسلام قبول کیا ہو)۔۔۔) اور جو علاقہ (بزور قوت فتح کیا گیا ہو) جیسے مصر، اصفہان، مراکش (وہاں نئے عبادت خانے نہیں بنا سکتے)؛ کیونکہ اس کو فتح کر کے مسلمان اس کے مالک بن گئے اس لیے وہاں کلیسا بنانے سے روکا جائے گا، جس طرح نیا بنانا جائز نہیں ویسے ہی پرانے کی مرمت بھی جائز نہیں (صحیح قول کے مطابق پرانے کلیسا کو بحال نہیں کیا جائے گا) جیسا کہ گزر گیا۔۔۔ دوسرا قول یہ ہے کہ بحال رکھا جائے گا؛ ممکن ہے مصلحت کا تقاضا ہو اور اختلاف فتح کے موقعے پر ہونے والے معاہدے کے حوالے سے ہے۔۔۔)۔

ب۔ کمال الدین المعروف ابن ہمام (متوفی 861 ہجری) کی فتح القدیر میں ہے (فقہ حنفی):

[دوسرا یہ کہ جس علاقے کو مسلمان بزور قوت فتح کریں وہاں بالاجماع کوئی نئی چیز بنانا جائز نہیں، جو پہلے سے موجود ہو کیا اس کو منہدم کرنا جائز ہے؟ ایک قول کے مطابق مالک اور شافعی اور احمد کی ایک روایت کے مطابق اس کو گرانا فرض ہے۔ ہمارے نزدیک ذمہ داری خود ان پر ڈالنی چاہیے کہ وہ اپنے کلیساوں کو رہائش گاہ بنالیں، انہیں وہاں عبادت کرنے کی اجازت نہیں ہو گی مگر ان کو گرایا بھی نہیں جائے گا، یہ شافعی کا بھی قول ہے اور احمد سے بھی روایت ہے کیونکہ صحابہؓ نے بہت سارے علاقوں کو بزور قوت

فتح کیا مگر کسی کلیسا یا نہ کسی صومعے کو منہدم کیا، ایسی کوئی روایت موجود نہیں]۔

ج۔ ابن قدامہ (متوفی 620ہجری) کے المغنی میں آیا ہے کہ:

(دوسری قسم وہ علاقہ ہے جس کو مسلمان بزور قوت فتح کریں تو وہاں کسی قسم کی نئی عبادت گاہ کی تعمیر جائز نہیں؛ کیونکہ یہ مسلمانوں کی ملکیت بن گئی ہے، جو پہلے سے موجود ہو اس کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ اس کا انہدام واجب ہے اس کو باقی رکھنا حرام ہے کیونکہ یہ علاقہ اب مسلمانوں کی ملکیت ہے، یہاں بیعہ (گرجا گھر) ہونا جائز نہیں یہ اس علاقے کی طرح ہے جس کو مسلمانوں نے بسایا ہوا)۔

دوسرا قول یہ ہے کہ جائز ہے؛ کیونکہ ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ، **«أَيُّمَا مِصْرٍ مَصَّرَتْهُ الْعَجَمُ، فَفَتَحَهُ اللهُ عَلَى الْعَرَبِ، فَنَزَلُوهُ، فَإِنَّ لِلْعَجَمِ مَا فِي عَهْدِهِمِ» "جس علاقے کو عجمیوں نے آباد کیا ہو پھر مسلمان اسے فتح کریں تو عجمیوں کے ساتھ جو معاہدہ ہو اس کی پاسداری کی جائے گی"۔**

ساتواں: پس سوالات کے مختصر جوابات یہ ہیں:

1۔ اگر صلح سے علاقہ فتح ہو جائے تو صلح کی شرائط پر عمل کیا جائے گا، اس میں بہتر وہی ہے جو القدس کی فتح کے بعد عہد عمری میں کیا گیا۔۔۔

2۔ جو علاقہ بزور قوت فتح کیا جائے اس کے حوالے سے اختیار فاتح مسلمان حکمران کا ہے، چاہے وہ ان کی عبادات کی جگہوں کو باقی رکھے یا منہدم کرے وہ اسلام اور مسلمانوں کے مفادات اور اسلام کی مصلحت کو پیش نظر رکھ کر مسلمانوں اور ذمیوں کے امور کی دیکھ بھال کو مد نظر رکھ کر اپنی صوابدید فیصلہ کرے گا۔

3۔ اسی لیے محمد الفاتح رحمہ اللہ رضی اللہ عنہ نے آیا صوفیا کو جو مسجد بنایا، یہ اس کے اختیارات میں شامل تھا کیونکہ علاقہ بزور قوت فتح کیا گیا تھا۔

4۔ ایسی روایات بھی موجود ہیں کہ محمد الفاتح نے روم کے آرتھوڈکس پوپ کو قیمت ادا کر کے آیا صوفیا کو خرید کر مسجد میں تبدیل کیا جو کہ ذمیوں کے ساتھ حسن معاملہ کی نشانی ہے، یعنی استنبول کے نصاریٰ کے ساتھ حسن سلوک کا ثبوت ہے۔ ان روایات کے مطابق تاریخی دستاویزات سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ سلطان (محمد ثانی) المعروف (محمد الفاتح) نے مذکورہ قیمت (ریاستی اموال سے نہیں بلکہ) اپنے ذاتی مال سے اپنے نام سے خریدا اور اپنی ذاتی ملکیت بنایا، خرید و فروخت اور ملکیت سے دستبرداری کے معاہدے اس کی توثیق کی گئی، قیمت ادا کر کے اس کی رسید وصول کی گئی، یہ سب قسطنطنیہ شہر کی فتح کے بعد خلافتِ عثمانیہ میں اپنے دورِ حکومت میں کیا، پھر اس جائیداد کو "ابو الفاتح سلطان محمد الفاتح" کے نام سے وقف کیا۔ چاہے یہ روایات درست ہوں یا اس میں سوال ہو، جو حکمران اسلام کے ذریعے حکمرانی کرتا ہو کفار کے علاقے کو فتح کرے وہ اس علاقے میں ان کے عبادت خانوں کو باقی بھی رکھ سکتا ہے اور باقی نہ رکھنا بھی اس کے لیے جائز ہے جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا۔۔۔

5۔ رہی بات دیواروں پر موجود ان تصاویر کی جن پر نماز کے وقت پردہ ڈالا جاتا ہے کیا ایسی صورت میں نماز درست ہے۔۔۔ اگر ان پر پردہ ڈالا گیا ہو تو وہاں نماز درست ہے۔۔۔ مگر نماز کے بعد ان کو دوبارہ کھولنا جائز نہیں ایسا کرنے پر حکمران گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو گا۔ شرعی حکم یہ ہے کہ مسجد کی دیواروں پر بلکہ ہر جگہ تصویر حرام ہے، جہاں ملے اس کو مکمل طور پر ملیامیٹ کیا جائے تاکہ وہ پھر نظر نہ آئے، اس کے دلائل یہ ہیں:

۔ بخاری نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ، **«أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَأَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ "يعني الكعبة" لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ...» "جب نبی ﷺ نے بیت اللہ میں تصاویر دیکھی تو آپ اس میں داخل نہ ہوئے اور انہیں ملیامیٹ کرنے کا حکم دیا۔۔"** اسے ابنِ حبان نے بھی اپنے صحیح میں روایت کیا ہے۔

احمد نے اپنے مسند میں جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کیا ہے کہ، **«أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصُّوَرِ فِي الْبَيْتِ وَنَهَى الرَّجُلَ أَنْ يَصْنَعَ ذَلِكَ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ زَمَنَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ أَنْ يَأْتِيَ الْكَعْبَةَ فَيَمْحُوَ كُلَّ صُورَةٍ فِيهَا وَلَمْ يَدْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى مُحِيَتْ كُلُّ صُورَةٍ فِيهِ» "نبی ﷺ نے گھر میں تصاویر رکھنے سے منع کیا اور آدمی کو مصوری (مجسمہ سازی) سے روکا۔۔۔ فتح کے دن بطحا سے عمر کو بلا کر ان کو کعبہ میں موجود تمام تصاویر مٹانے کا حکم دیا اور ان کو مکمل مٹانے تک کعبہ میں داخل نہ ہوئے"** اسے بیہقی نے بھی سنن الکبریٰ میں روایت کیا ہے۔

اس لیے مسجد یا مصلیٰ میں کسی بھی وقت تصاویر رکھنا منع ہے، نہ کہ نماز کے وقت ڈھانپ کر بعد میں کھولا جائے، ایسا کرنے والا حکمران گنہگار ہے۔

آخر میں میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ اللہ مسلمانوں میں سے ان لوگوں کے ہاتھوں جلد سے جلد خلافت کو قائم کرے جو اس کے قیام کی جدوجہد کر رہے ہیں تاکہ ان کے ہاتھوں رسول اللہ ﷺ کی تمام بشارتیں پوری ہوں جیسے فلسطین کی یہودی نجاست سے آزادی، قسطنطنیہ کے بعد روم کی فتح، زمین کا اسلام کے نور سے منور ہونا اور اسلام کے پرچم کا تمام پرچموں سے بلند ہونا۔

وَاللهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُون

"اللہ اپنے امر میں غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے"(یوسف:21)۔

یوم عرفہ 1441 ہجری

30 جولائی 2020 عیسوی

امیر حزب التحریر.